# 65562 ـ كيا ايك ہى سورۃ نماز ميں بار بار پڑھى جا سكتى ہے ؟

**سوال**

ميں ابھى قرآن مجيد پڑھنا سيكھ رہا ہوں اور مجھے زيادہ سورتيں ياد نہيں، تو كيا ميں وہى سورتيں نماز تراويح ميں بار بار پڑھ سكتا ہوں ؟

**پسنديده جواب**

الحمد للہ.

نماز تراويح يا كسى دوسرى نماز ميں ايك ہى سورۃ بار بار پڑھنے ميں كوئى حرج نہيں، پہلى ركعت ميں ايك سورۃ پڑھى جائے اور وہى سورۃ دوسرى ركعت ميں بھى پڑھ لے اس كى دليل مندرجہ ذيل فرمان بارى تعالى كا عموم ہے:

يقينا آپ كا رب جانتا ہے كہ آپ اور آپ كے ساتھ كے لوگوں كى ايك جماعت قريب قريب دو تہائى رات، اور آدھى رات، اور ايك تہائى رات كے تہجد پڑھتے ہيں، اور رات اور دن كا پورا اندازہ اللہ تعالى كو ہى ہے، وہ خوب جانتا ہے كہ تم اسے ہرگز نہ نبھا سكو گے، پس اس نے تم پر مہربانى كرتے ہوئے توبہ قبول كى، لہذا جتنا قرآن پڑھنا تمہارے ليے آسان ہو اتنا ہى پڑھو المزمل ( 20 ).

ابو داود رحمہ اللہ تعالى نے معاذ بن عبد اللہ الجھنى رحمہ اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ جہينہ قبيلہ كے اس شخص نے انہيں بتايا كہ انہوں نے سنا كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے صبح كى نماز كى دونوں ركعتوں ميں اذا زلزلت الارض زالزالہا پڑھى، مجھے علم نہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بھول كر ايسا كيا يا كہ انہوں نے عمدا ايسا كيا ؟ "

سنن ابو داود حديث نمبر ( 816 )علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح ابو داود ميں اسے حسن قرار ديا ہے.

عبد العظيم آبادى كہتے ہيں:

صحابى كا اس ميں تردد كہ آيا نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے عادت سے ہٹ كر دوسرى ركعت ميں وہى سورۃ جو

پہلی رکعت میں پڑھی تھی کو دھرانا کیا غلطی سے تھا یا کہ اس کے جواز کے لیے عمدا ایسا کیا ؟ تو یہ امت کے لیے مشروع نہیں ہو گا.

تو اس طرح کہ آیا وہی سورۃ دوسری رکعت میں دھرانی مشروع ہے یا نہیں جب اس میں تردد ہو تو پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل مشروعیت پر محمول کرنا زیادہ اولی ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال میں اصل مشروعیت ہی ہے، اور نسیان اور بھول اصل کے خلاف ہے "

دیکھیں: عون المعبود ( 3 / 23 ).

نسائی اور ابن ماجہ نے ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایك ہی آیت پر ٹھر گئے اور اسے بار بار دھرانے لگے: وہ آیت یہ تھی :

إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

سنن نسائی حدیث نمبر ( 1010 ) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ( 1350 ) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح نسائی میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ایك شخص کو بار بار قل ہو اللہ احد پڑھتے ہوئے سنا تو صبح وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اس کا ذکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا، گویا کہ وہ شخص اسے کم تصور کرتا تھا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بلا شبہ یہ قرآن کے ایك تہائی کے برابر ہے "

اور ایك روایت میں ہے :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایك شخص رات کی نماز میں صرف قل ہو اللہ احد ہی پڑھتا تھا اس کے علاوہ کچھ نہیں"

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا اس سورۃ کو تکرار سے پڑھنے کو صحیح قرار دیا ہے.

صحيح بخارى حديث نمبر ( 5014 ).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" وہ پڑھنے والے شخص قتادۃ بن نعمان رضى اللہ تعالى عنہ تھے، امام احمد رحمہ اللہ تعالى نے ابى الھيثم عن ابى سعد كے طريق سے بيان كيا ہے كہ:

" قتادۃ بن نعمان رضى اللہ تعالى تعالى عنہ سارى رات صرق قل ہو اللہ احد پڑھتے رہے اور اس سے كچھ زيادہ نہ پڑھا " الحديث .

اور دار قطنى نے اسحاق بن الطباع عن مالك كے طريق سے ان الفاظ كے ساتھ روايت كي ہے:

" ميرا ايك پڑوسى قيام الليل ميں صرف قل ہو اللہ احد ہى پڑھتا ہے" انتہى

اللہ تعالى سے دعا ہے كہ وہ آپ كو اپنى كتاب قرآن مجيد حفظ كرنےاور اس پر عمل كرنے كى توفيق عطا فرمائے.

واللہ اعلم .